پیش لفظ

بہروں کی خاص ضرورتوں کو پُورا کرنے کے لئے اِس بائبل کے ترجُمہ کو تیاّر کیا گیا ہے چاہے یہ اردو ترجمہ بہروں کے لئے شائع کیا گیا ہو یا آسان زبان میں، مقصد ایک ہی ہے۔ وہ لوگ جو سُن سکتے ہیں وہ خاص مسائل سے اکثر واقف نہیں ہوتے، جسکا بہرے اعلیٰ اردو کے پڑھنے میں سامنا کرتے ہیں۔ سُننے والے لوگ زیادہ تر زبانی گفتگو سے اردو سیکھتے ہیں۔ بہرے کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے، اسلئے انکی زبان کا تجربہ نہایت محدود ہے۔ تقریری زبان کے ساتھ اِس محدود تجربہ کی وجہ سے بہروں کو پڑھنا سیکھنے کے لئے بہت سے مسائل سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن بہرے ہی واحد نہیں ہیں جو کہ محدود زبان کا تجربہ رکھتے ہیں۔ بچّے اور لوگ جو اردو کو غیر ملکی زبان کے طور پر سیکھتے ہیں اور بہت سے دیگر لوگ بھی پڑھنے میں اِسی قِسم کی مُشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ اِس خصوصی اُردو ترجمہ کے خاکہ کو اِس طرح بنایا گیا ہے جس سے ایسے لوگوں کو اُوپر آنے میں مدد ملے یا پڑھنے کے دوران جو زیادہ عام رکاوٹیں آتی ہیں اُن کو روکا جائے۔

اِن تحریروں کے ترجمہ کے کام کی رہنمائی کا ایک بُنیادی خیال یہ ہے کہ بہترین ترجمہ بہترین ترسیل ہے۔ مُترجم کا مقصد ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ الکتاب المقدّس کے مُصنّفوں کا پیغام قاری تک مُتاثر کُن طریقہ تک پہنچایا جائے۔ جیسا کہ فطری طور پر اصل تحریریں اُس دور کے لوگوں تک پہنچے تھے۔ ایماندارانہ ترجمہ محض لغت سے مماثلت رکھنے والے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ اظہار کا ایسا طریقہ ہے کہ اصل پیغام کو اُس کی ہئیت کے ساتھ پیش کیا جائے، جو نہ صرف وہی معنی دے، بلکہ متعلقہ آواز وہی دلچسپ کشش، اور وہی تاثیر آج بھی دے جیسا ہزاروں سال قبل دیا کرتے تھے۔

متاثر کن ترسیل اُس وقت اِس متن کے مترجموں کے لئے بہت اہم تھی۔ ترسیل کی اِس خواہش نے درستگی کی اہمیت کو کم نہیں کیا۔ لیکن "درستگی" کو خیالات کی ایماندارانہ نمائندگی سمجھا جائے، زبان کی رسمی شبیہہ کو صحیح مطابقت نہ دی جائے۔

تحریروں کے مُصنّفوں نے خاص کر انجیل شریف کو سامنے لانے والوں نے اسلوب زبان کا استعمال کرتے ہُوئے بہترین ترسیل میں بھی دلچسپی کو برقرار رکھا ہے۔ اِس ترجمہ کو تیاّر کرنے میں بھی اِس بات کا دھیان رکھّا گیا ہے۔ اور اِس لئے ایسی زبان کا اِستعمال کیا گیا ہے جس کے تحت اردو زبان بولنے والوں کے سامنے بائبل کا متن نہایت ہی آسان اور فطری ہئیت میں سمجھ میں آجائے۔

سمجھنے میں مدد ملنے کے لئے بہت سے خاص نمایاں حِصّوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ متن میں دو معنی یا مشکل پسند لفظوں کی جگہ تفصیلی طور پر تشریحات اور مُترادفات کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ الفاظ یا جملہ جن کے لئے مکمل تشریح کی ضرورت ہے، اُن کو حاشیہ میں معنی خیز انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ حاشیہ میں تحریر کے اقوال کی نشاندہی بھی کردی گئی ہے۔ اکثر جگہ معنی کو واضح کرنے کے لئے ترجمہ میں واوین کا اِستعمال کیا گیا ہے۔

تمہید

مختلف مُصنفوں نے بائبل کے آخری حِصّہ کو مکمل کیا ہے جس کی وضاحت کے لئے صدیوں سے اُسے ''انجیل شریف'' کے نام سے اِستعمال کیاجاتا ہے۔ اِس طرح اصل میں بائبل دو کِتابوں کا مجموعہ ہے۔ ویسے لفظ بائبل یُونانی لفظ سے آیا ہے جس کے معنی ہیں ''کتابیں۔'' لفظ ''ٹیسٹامینٹ'' (وصِیّت) کے معنی بنی اِسرائیل سے خدا تعالیٰ کا عہد یا ''معاہدہ'' ہے۔ یہ اس حوالہ میں آتا ہے کہ اللہ کی مہربانی اُس کے لوگوں پر رہے۔ ''پرانا عہد نامہ'' صحیفوں کا مجموعہ ہے جِس کا تعلق اللہ کا بنی اِسرائیل سے معاہدہ ہے جِسے موسیٰ کے دور میں کیا گیا تھا۔ انجیل شریف صحیفوں کا مجموعہ ہے جس کا تعلق حضرت عیسیٰ مسیح میں ایمان لانے والے اُن تمام لوگوں کے ساتھ خدا کے معاہدہ سے ہے۔

پرانا عہد نامہ کے صحیفے، خدا کے اُن عظیم کاموں کا حِساب دیتے ہیں جو خدا کی جانِب سے بھی یہودی لوگوں کے ساتھ ہوتے لین دین کو بتاتے ہیں۔ اور خدا کے اُس منصوبے کے بارے میں بھی بتاتے ہیں جس کے تئیں اِن لوگوں کو ساری دُنیا میں خُوش رہنے کے لئے اِستعمال کیا گیا۔ یہ صحیفے آنے والے نجات دہندہ (یعنی مسیحا) کی جانب بھی اِشارہ کرتا ہے جِس کو خدا اپنے منصوبے کے تحت بھیجنے والا تھا۔ انجیل شریف کے صحیفے، پرانا عہد نامہ کی کہانیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ آنے والے نجات دہندہ (عیسیٰ مسیح) اور تمام قوموں کے لئے اُس کے آنے کے مقصد کو سمجھاتے ہیں۔ انجیل شریف کی کِتابوں کو سمجھنے کے لئے پرانا عہد نامہ کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ یہ ضروری پس منظر پیش کرتا ہے۔ اور نیاعہد نامہ نجات کی کہانی کو ختم کرتا ہے جو پرانا عہد نامہ سے شروع ہُوئی تھی۔

پُرانا عہد نامہ

پُرانا عہد نامہ کے صحیفوں کی مختلف مُصنّفِین کی اُنتالیس (۳۹) مختلف کتابوں کا تیاّر کردہ مجموعہ ہیں۔ اُنہیں خاص کر قدیم اِسرائیلی زبان عبرانی میں لکھا گیا تھا۔ ان میں سے بعض حصّہ ارامی زبان میں لکھے گئے ہیں جو بابل حکومت کی سرکاری زبان تھی۔ پرا نا عہد نامہ کا حِصّہ تین ہزار پانچ سو سال (۳۵۰۰) قبل لکھا گیا تھا، اور پہلی اور دُوسری کتاب کی تحریر کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہے۔ اِس مجموعہ میں شریعت تاریخ، نثر، گیت، شاعری، اور کئی دانِشوروں کی تعلیمات ہیں۔

پرانا عہد نامہ کو خاص طور سے تین حِصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ شریعت، انبیاء اور مُقدّس صحیفے۔ شریعت پانچ کتابوں پر مُشتمل ہے۔ پہلی کتاب پیدائش ہے۔ یہ دُنیا کے آغاز کے بارے میں بتاتی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں، پہلا مرد اور عورت، اور خدا کے خِلاف اُن کا پہلا گناہ۔ یہ عظیم سیلاب کے بارے میں بتاتی ہے۔ اور اُس خاندان کے بارے میں جِسے خدا نے اُس سیلاب سے بچایا، اور یہ قوم اِسرائیل کی شروعات کے بارے میں بتاتی ہے، وہ لوگ جنہیں خدا نے ایک خاص مقصد کے لئے چُنا تھا۔

ابراہیم کا قِصّہ

خدا نے ابراہیم کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ ابراہیم ایک بہت ہی قابِل اعتماد شخص تھے۔ اُس معاہدہ میں خدادا نے ابراہیم کو ایک عظیم قوم کا پتا بتانے کا اور اُس کی نسل کو ملک کنعان کی زمین دینے کا وعدہ کیا۔ یہ دِکھانے کے لئے کہ ابراہیم نے اِس معاہدہ کو قبول کرلیا، اس کا ختنہ کیا گیا اور پھر ختنہ خدا اور اُس کے لوگوں کے بیچ ہُوئے معاہدہ کا ایک ثبوت بن گیا۔ ابراہیم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ اُن باتوں کو خدا کیسے پُورا کرے گا جِن کا اُس نے وعدہ کیا ہے۔ لیکن ابراہیم کو خدا پر پُورا بھروسا اور یقین تھا۔ اِس سے خدا بہت زِیادہ خُوش ہُوا۔

خدا نے ابراہیم کو حُکم دِیا کہ وہ مسوپتامیہ کے عبرانی کے بیچ سے اپنا گھر چھوڑدے۔ اور اُسے کنعان کی (جسے فِلسطین بھی کہا جاتا ہے)۔ زمین کی جانِب لے گیا جِسے اُس کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بڑھاپے میں ابراہیم کو ایک بیٹا پیدا ہُوا جِس کا نام اسحاق تھا۔ اسحاق کو یعقوب نام کا بیٹا ہُوا۔ یعقوب (وہ اسرائیل

بھی کہلاتا ہے) کے بارہ بیٹے اور ایک بیٹی ہُوئی - یہ خاندان آگے چل کر اِسرائیلی قوم بنا، لیکن اپنے اصل قبیلہ کو اِس نے کبھی نہیں بُھلایا- وہ اپنے آپ کو اِسرائیل کے بارہ قبیلوں (یا خاندانی گروہوں) سے رشتہ بتاتا رہا- یہ قبیلہ یعقوب کے بارہ بیٹوں کی نسل تھی- یہ بارہ بیٹے ،رُوبن، شمعون، لاوی، یہوداہ، اشکار، زبولون، یُوسف، بنیمین، دان، نفتالی، جاد، اور آشر تھے- ابراہیم ، اسحاق اور یعقوب (اِسرائیل) اِسرائیل کے آباء یا ''بزرگوں'' کی شکل میں تسلیم کئے جاتے ہیں-

ابراہیم ایک الگ قِسم کا ''باپ'' بھی تھے- قدیم اِسرائیل میں اکثر خدا نے کُچھ خاص لوگوں کو اپنا پیغمبر بننے کے لئے چُنا تھا- خدا کے وہ پیغمبر یا نبی لوگوں کے لئے خدا کے نمائندہ تھے- اِن نبیوں کی جانب سے خدا نے بنی اسرائیلیوں کو وعدہ، انتباہ، شریعت، تعلیمات اور سبق پر مُنحصر احکام اور ماضی سے وابستہ تجربات پیش کئے- صحیفوں میں ابراہیم ''عِبری'' کو پہلے نبی کے طور پر پیش کیا گیا ہے-

غُلامی سے اسرائیل کی آزادی

یعقوب (اسرائیل) کا خاندان بڑھتا گیا اور اُس میں لگ بھگ ستّر دیگر راست اولاد شامل تھی- اُنکے بیٹوں میں سے ایک یوسف تھا جو مصر کا ایک اعلیٰ حاکم تھا- مُصیبت کے دن تھے، اِس لئے یعقوب اور انکا خاندان مِصر چلے گئے- جہاں کھانے پینے کو بہت تھا، اور زندگی زیادہ آسان تھی- یہ عِبرانی قبیلہ ایک چھوٹی سی قوم کی شکل میں نمودار ہُوائی اور پھر (شاہ مِصر) فرعون نے اِن لوگوں کو غُلام بنالیا- ہجرت کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ چار سو برس کی غُلامی کے بعد اپنے لوگوں کو مِصر سے آزادی دلانے کے لئے خدا نے موسیٰ نبی کو بھیجا، مُوسیٰ نبی نے اسرائیل کو واپس فلسطین لے آئے آزادی کی قیمت بہت زیادہ تھی، لیکن یہ قیمت مِصر کے لوگوں کو ادا کرنی تھی- فرعون اور مِصر کے سبھی گھرانوں کو اپنے پہلوٹھے بیٹوں کو کھونا پڑا اور اِس کے بعد ہی فرعون نے اسرائیل کو آزادی دی- اِن لوگوں کی آزادی کے لئے ، پہلوٹھوں کو مرنا پڑا- بنی اِسرائیل اپنی عبادت اور قُربانیوں میں، اِس واقعہ کو کئی طرح سے یاد کرتے رہے-

بنی اسرائیل اپنی آزادی کے سفر کے لئے تیاّر تھے- مِصر سے بھاگ نکلنے کے لئے لباس پہنا- ہر ایک خاندن نے میمنہ کو کاٹ کر اُس کو بھُونا- ہر ایک خاندان نے خدا کے لئے ایک خاص علامت کی شکل میں ، اپنے گھروں کے دروازوں کی چوکھٹوں پر میمنہ کے خُون کو لگایا- اُنھوں نے جلدی سے بے خمیر کی روٹی پکائی اور اُس کو کھایا- اُس روز خداوند کا فرشتہ اُس زمین پر سے ہو کر گذرا اور جس گھر کی چوکھٹ پر میمنہ کا خُون نہیں لگا تھا اُس خاندان کے پہلوٹھے کی موت ہو گئی- بنی اسرائیلیوں کو آزادی مِل گئی، لیکن جیسے ہی غُلام مِصر چھوڑنے والے تھے فرعون کا ذہن بدل گیا اور اُن کو پکڑ کر واپس لانے کے لئے اپنی فوج روانہ کی، لیکن خدا نے اپنے لوگوں کی حِفاظت کی- خدا نے بحر قلزم کو چیر دیا اور اپنے لوگوں کو آزادی دلانے کے لئے اُنہیں اُس پار پہنچایا- پیچھا کرنے والی مِصری فوج وہیں فنا ہو گئی- تب جزیرۃالعرب کے آس پاس سینا کے بیابان میں ایک پہاڑ پر اُن لوگوں کے ساتھ خدا نے معاہدہ کیا-

مُوسیٰ کی شریعت

خدا کی جانب سے بنی اسرائیلیوں کو بچائے جانے اور سینا میں اُن کے ساتھ کئے گئے معاہدے نے اِس قوم کو دُوسروں سے مُختلف بنادیا- اِس معاہدہ میں اِسرائیلیوں کے لئے وعدہ اور شریعت تھی- اِس معاہدہ کے ایک حصّہ کو دس احکام (شریعت موسوی کے دس احکام) کے نام سے جانا جاتا ہے- خدا کی جانب سے دیئے گئے اِن احکاموں کو پتھّر کے دو سِلوں پر لکھ کر، لوگوں کو دیا گیا- اِن احکاموں میں ایک عجیب زندگی کے لئے اُصول تھے جن کے تحت خدا کی خواہش کے مُطابق بنی اسرائیلیوں کو اپنی زندگی گذارنی تھی، اور اپنے خاندان اور دیگر لوگوں کے لئے اپنا فرض نبھانا تھا- آگے چل کر یہ احکامات اور دیگر قوانین ، اور کوہِ سینا پر دی گئی تعلیمات ''موسیٰ کی شریعت'' یعنی صرف ''شریعت'' کے نام سے معرُوف ہوئے- صحیفوں کی پہلی پانچ کتابوں میں ، اِن اصطلاحوں کا اِستعمال بطور حوالہ کیا گیا ہے اور اکثر پرانا عہد نامہ میں بھی-

دس احکامات کے ساتھ زندگی کے دیگر اُصول اور شریعتِ مُوسیٰ میں کاہنوں، قُربانیوں، عبادت اور مُقدّس دنوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ یہ اُصول ''احبار'' کی کتاب میں بھی پائے گئے ہیں۔ شریعت موسیٰ کے مطابق، تمام کاہن اور اُن کے خدمتگار لاوی قبیلہ سے آئے ہیں اور لاوی کہلائے جاتے ہیں۔ بہت ہی اہم کاہن کو اعلیٰ کاہن کہا جاتا ہے۔

اس شریعت میں مُقدّس خیمہ یا مجلس خیمہ بنانے اور اسرائیلی لوگوں کی جانب سے خدا کی عبادت کے مقام کے بارے میں اُصول شامِل ہیں۔ اس میں خدا کی عبادت میں کام آنے والی چیزوں کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ اس شریعت میں، بنی اسرائیلیوں کو یروشلم میں کوہِ صیّون میں خدا کا گھر بنانے کے لئے تیاّر کیا، جہاں وہ بعد میں خدا کی عبادت کرنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ قُربانیوں اور عبادت سے متعلق اُصولوں نے اسرائیلیوں کو یہ جاننے کے لئے مجبُور کر دیا کہ ایک دوسرے کے اور خدا کے خِلاف گناہ کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اِن اُصولوں نے ان لوگوں کو مُعاف کئے جانے اور آپس میں ایک دوسرے اور خدا سے ایک بار پھر جُڑنے کا راستہ بھی دِکھایا۔ اِن قُربانیوں نے اُس قُربانی کو ٹھیک طرح سمجھنا بھی سِکھایا، جسے خدا نے دُنیا کے تمام لوگوں کو دینے کے لئے تیاّری کر رہا تھا۔

اِس شریعت میں مُقدّس دنوں اور تقریبوں کو ماننے کے بارے میں بھی اُصول بنائے گئے ہیں۔ ہر ایک تقریب کی اپنی ایک خاص اہمیت تھی۔ بعض تقریب خُوشی کے مواقع تھی جنھیں سال کے خاص دنوں میں منائی جاتی تھی، جیسے پہلے پھل کی تقریب فصل، سبت (پنتکست یعنی ہر ہفتہ کی تقریب) اور تقریب خیمہ (سقُوط)۔

کُچھ تقریبیں ایسی تھی، جو خدا نے اپنے لوگوں کے لئے جو عجیب باتیں کی ہیں، اُنھیں یاد کرنے کے لئے، منائی جاتی تھی۔ جن میں فسح کی تقریب بھی ایک ہے۔ ہر ایک خاندان مِصر سے بچ نکلنے کے واقعہ کو ایک بار پھر سے یاد کرتا تھا۔ لوگ خدا کی تمجید میں گیت گاتے تھے۔ ایک میمنہ ذبح کر کے کھانا تیاّر کیا جاتا تھا۔ مئے کا ہر ایک پیالہ اور کھانے کا ہر نوالہ، لوگوں کو اُن باتوں کی یاد دلاتا تھا، کہ کسطرح خدا نے مُصیبت اور دُکھ کی زندگی سے اُن کو نجات دی تھی۔

دیگر تقریبیں نہایت سنجیدہ تھی۔ ہر سال، ''پچھتاوے کا دن'' پر لوگ اپنے بُرے اعمال کو یاد کرتے تھے جو اُنھوں نے دوسروں کے تئیں کئے تھے۔ یہ دن ''پچھتاوے کا دن'' ہوتا تھا، اور اِس دن لوگ کھانا نہیں کھاتے تھے، اور اعلیٰ کاہن اُن کے سبھی گناہوں کو معاف کرنے کے لئے خاص قُربانیاں چڑھاتے تھے۔

''پرانا عہد نامہ'' کے مُصنّفوں کے لئے خدا اور اسرائیل کے بیچ ہوئے معاہدہ کی بہت زیادہ اہمیت تھی۔ تمام کے تمام نبیوں کی کتابوں اور مُقدّس صحیفے اس بات پر مُنحصر ہیں کہ اسرائیل کی قوم اور اسرائیل کے ہر شہری نے اپنے خدا کے ساتھ ایک بہت ہی خاص معاہدہ کیا تھا۔ اسے وہ خداوند کا معاہدہ یا صرف ''معاہدہ'' ہی کہا کرتے تھے۔ تاریخ کی کتابیں اُس معاہدہ کی روشنی ہی میں، واقعات کی تشریح کرتی ہیں۔ شخص یا عوام (قوم) اگر خدا اور اُس معاہدے کے تئیں وفادار ہوں تو خدا انہیں انعام عطا کرتا تھا، اور اگر لوگ، اُس معاہدہ سے بھٹک جاتے تھے تو خدا اُنہیں سزا دیا کرتا تھا۔ خدا لوگوں کو، اپنے ساتھ کئے وعدہ کو یاد دلانے کے لئے اپنے نبیوں کو بھیجتا تھا۔ اسرائیل کے شاعروں نے اپنے فرمانبردار لوگوں کے لئے خدا کے عجیب کاموں پر نغمہ گائے، اور خدا کے نافرمانوں نے جو دُکھ اور سزائیں جھیلیں اُن پر ماتم کیا۔ معاہدہ کی تعلیمات کے تحت ہی اِن مُصنفوں نے صحیح اور غلط تصوُّرات ڈھالے۔ اور جب معصوم لوگ مصیبتیں جھیلتے تھے، تو شاعر یہ سمجھنے کی کوشش کرتے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

اسرائیل کی سلطنت

قدیم اِسرائیل کی کہانی، لوگوں کے خدا کو بھُول جانے، اور خدا کی جانب سے لوگوں کو بچا کر نکالنے اور اُن کا خدا کی جانب لوٹنے اور اُن کے دُوبارہ خدا کو بھُول جانے کی کہانی ہے۔ لوگوں کی جانب سے خدا کے معاہدہ کو قبول کر کے فوراً بعد سے ہی یہ کہانی کا پہیّہ شروع ہو گیا تھا۔ اور پھر یہ پہیّہ بار بار گھُومتا

رہا۔ کوہِ سینا میں بنی اسرائیلیوں نے خدا کی فرمانبرداری کو قبول کیا، اور پھر اُنہوں نے بغاوت کی اور مجبوراً اُنہیں صحرا میں چالیس برس تک بھٹکنا پڑا۔ آخر کار، مُوسیٰ کے خادِم یشوع نے وعدہ کی گئی زمین میں اُن لوگوں کی نمائندگی کی۔ یہ ایک فتح کی شُروعات ہُوئی اور اسرائیل کو عارضی طور پر بسایا گیا۔ اِس آبادکاری کے چند صدیوں بعد، لوگوں پر علاقائی سربراہوں نے جو مُنصف کہلاتے تھے اُن پر حکومت کی۔

آخر میں ایک ایسا وقت آیا جب لوگ کسی ایک بادشاہ کی خواہش کرنے لگے اور پہلا بادشاہ ساؤل تھا۔ ساؤل خدا کا نافرمان رہا، اِس لئے خدا نے ایک چرواہا جس کا نام داؤد تھا بادشاہ منتخب کیا، سموئیل نبی نے آکر اُس کے سر پر تیل ڈال کر اسرائیل کے بادشاہ کی شکل میں اصطباغ دیا۔ خدا نے داؤد سے وعدہ کیا کہ یہوداہ قبیلہ میں سے آئندہ اُس کی نسل سے اسرائیل کے بادشاہ ہوں گے۔ داؤد نے شہر یروشلم پر فتح حاصل کی اور اُسے دارالحکومت بنالیا اور آئندہ کے لئے مُقدّس رکھ چھوڑا۔ اس نے خدا کے گھر کی خدمت اور عبادت کے لئے کاہنوں، نبیوں، گیت کاروں، موسیقاروں، اور گانے والوں کا انتظام کیا۔ داؤد نے خُود بھی بہت سے گیت (یعنی مزمُوز) لکّھے، لیکن خدا نے اسے گھر کی تعمیر کا موقع نہیں دیا۔

داؤد جب بُوڑھا ہو گئے ا اور مرنے کے قریب تھے، تب اُس نے اپنے بیٹے سُلیمان کو اسرائیل کا بادشاہ بنادیا، داؤد نے اپنے بیٹے کو تنبیہ کی کہ خدا کی ہمیشہ پیروی کرے اور اُس کے معاہدہ کو مانے۔ بحیثیت بادشاہ، سُلیمان نے خدا کے گھر کی تعمیر کی اور اسرائیل کی سرحدوں میں توسیع لائی۔ اِس وقت اِسرائیل اپنی جلال کی بُلندیوں پر تھا۔ سُلیمان نہایت مقبول ہُوئے اور اِسرائیل مضبوط ہوا۔

یہُوداہ اور اسرائیل - مُنقسِم سلطنتیں

سُلیمان کی موت پر وہاں خانہ جنگی شروع ہُوئی اور مُلک تقسیم ہو گیا۔ شمال کے دس قبیلہ خود کو اسرائیل کہنے لگے اور جنوب کے قبیلوں نے اپنے آپ کو "یہوداہ" نام دیا۔ (آج کا "یہودی" لفظ اسی نام سے نکلا ہے۔) یہُوداہ، معاہدہ کے تئیں سچّے رہے۔ اور داؤد کی حکمرانی (بادشاہوں کا گھرانا) اُس وقت تک یروشلم پر حکومت کرتا رہا۔ آخر میں یہُوداہ شکست یاب ہُوا اور بابل کے لوگ، یہوداہ کے لوگوں کو مُلک سے نکال کر لے گئے۔

کیوں کہ لوگ معاہدہ کے فرمانبردار نہ تھے۔ اِس لئے (اسرائیلی شمالی سلطنت میں بہت سے سلاطین آئے اور چلے گئے۔) الگ الگ وقتوں میں اسرائیل کے بادشاہوں نے مختلف شہروں میں اپنی دارالحکومت بنائے، ان ہی میں سے آخری دارالحکومت سامریہ تھی۔ انھوں نے نئے کاہن چُنے اور دو نئے مُقدّسوں کی تعمیر کروائی، ایک اِسرائیل کے شِمالی سرحد پر دان میں اور دُوسرا بیت ایل میں (اِسرائیل کی یہُوداہ سے ملی سرحد پر) اِسرائیل اور یہُوداہ کے مابین کئی جنگیں ہوئیں۔

خانہ جنگی اور انتشار کے دوران خدا نے یہُوداہ اور اِسرائیل میں کئی نبی بھیجے تھے۔ اُن میں سے کُچھ نبی کاہن، کُچھ کِسان، کُچھ بادشاہوں کے صلاح کار، تو کُچھ بہت زیادہ معمولی زندگی بسر کر رہے تھے۔ کُچھ نبیوں نے اپنی تعلیمات یا پیشین گوئیاں کو لکھے اور بہتوں نے نہیں لِکھے۔ لیکن سبھی نبی، انصاف، حق اور مدد کے لئے خدا پر انحصار کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

بہت سے نبیوں نے اِنتباہ کئے کہ اگر لوگ خدا کی جانب واپس نہیں آئے تو وہ شِکست یاب ہو کر بِکھر جائیں گے۔ اِن نبیوں میں سے کُچھ نے تو آنے والی عظمتوں کی اور آنے والی سزاؤں کی رویا دیکھی۔ اِن میں سے بہتوں نے آئندہ وقتوں میں آنے والے اس نئے بادشاہ کو بھی دیکھا جو بادشاہت کے لئے آنے والے ہیں۔ کُچھ نے دیکھا کہ وہ بادشاہ جو داؤد کی نسل سے ہوگا اور خدا کے لوگوں کو ایک نئے سنہرے دور میں لائے گا۔ بعض کا کہنا تھا کہ یہ بادشاہ ہمیشہ قائم رہنے والی سلطنت پر ہمیشہ حکومت کرے گا۔ بعض نے اُسے ایک خادم کے شکل میں دیکھا جو خدا کی جانب اُس کے لوگوں کو موڑنے کے لئے بہت سی مصیبتیں جھیلیں۔ لیکن تمام نے اُسے ایک مسیحا کی شکل میں دیکھا، جسے نئے دور میں لانے کے لئے خدا نے منتخب کیا۔

اسرائیل اور یہوداہ کی تباہی

اِسرائیل کے لوگوں نے خدا کے اِنتباہ کو نہیں سُنا، اس طرح ۷۲۲/۱۲۱ سال قبل مسیح میں اسُور کے حملہ میں سامریہ کو زوال آیا۔ بنی اسرائیلیوں

کواُن کے گھروں سے نکالا گیا اور اسُور سلطنت میں بکھیر دیا اور ہمیشہ کے لئے یہوداہ میں اپنے بھائی بہنوں کو کھودیا۔ اسُور نے تب غیر قوموں کو اسرائیل کی زمین پر بسا دیا۔ ان لوگوں کو یہوُداہ اور اسرائیل کے مذہب کی تعلیم دی گئی۔ اُن میں سے کئی لوگوں نے معاہدہ کو قبول کرنے کی کوشش کی۔ یہ لوگ سامری کے نام سے جانے گئے۔اسور کے لوگوں نے یہوداہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ حملہ آوروں کے آگے بہت سی حکومتوں نے گھٹنے ٹیک دیئے۔ لیکن یروشلم کے گھرانے نے حفاظت کی۔ اسُور کا شکست یاب بادشاہ اپنی سرزمین کو لوٹ آیا اور وہاں اپنے ہی دو بیٹوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ اِس طرح یہوُداہ کی حفاظت ہُوئی ۔ چند دنوں کے لئے یہُوداہ کے لوگ بدل گئے، اور تھوڑے وقت کے لئے وہ خدا کا حُکم ماننے لگے۔ لیکن آخر میں وہ بھی شکست یاب ہُوئے اور بکھر گئے۔ بابل طاقتور ہوگیا اور اُس نے یہوداہ پر حملہ کردیا۔ پہلے تو قیدی کی شکل میں اُنھوں نے وہاں سے کُچھ اہم لوگوں کو ہی لیا، لیکن کُچھ سال بعد ۵۸۷/۵۸۶ قبل مسیح میں یروشلم اور مقدس کو فنا کرنے کے لئے ایک بار وہ پھر لوٹے۔ کُچھ لوگ بچ کر مصر بھاگ گئے لیکن زیادہ تعداد کو غُلام بنا کر بابل لے جایا گیا۔ خدا نے لوگوں کے پاس پھر نبیوں کو بھیجا اور لوگوں نے اُن کی باتوں پر توجّہ دینی شروع کردی۔ ایسا لگتا تھا جیسے مقدس اور یروشلم کی تباہی اور بابل میں جلاوطنی، لوگوں میں ایک صحیح تبدیلی لادی ہو۔ نبیوں نے نئے بادشاہ اور اُس کی سلطنت کے بارے میں بہت کُچھ کہنے لگے۔ جن میں سے ایک نبی یرمیاہ نے تو ایک نئے معاہدہ کی بھی بات کہی۔ یہ نیا معاہدہ پتّھر کی سِلوں پر نہیں لکھا گیا بلکہ یہ خدا کے مُقدّسوں کے دِل میں لکھا ہوگا۔

فلسطین کو یہودیوں کی واپسی

اِسی دوران خُورس، درمیانی فارس کا حُکمران بن گیا اور بابل پر فتح حاصل کرلی۔ خُورس نے اپنے لوگوں کو اپنے مُلک میں لوٹنے کا حُکم دیا۔ اِس طرح ستّر سال کی جلاوطنی کے بعد یہوداہ کے بہت سے لوگ اپنے گھر واپس ہُوئے۔ لوگوں نے اپنی قوم کی دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش شروع کی، لیکن یہوداہ چھوٹا اور کمزور ہی رہا۔ لوگوں نے دُوبارہ مقُدس کی تعمیر کی۔ ویسے یہ اتنا خوبصورت نہیں تھا۔ جتنا کہ سلیمان نے تعمیر کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے صحیح طور پر خدا کی طرف رُخ کیا۔ اور شریعت کا نبیوں کے صحیفوں کا اور دیگر مُقدس صحیفوں کامطالعہ شروع کیا۔ اُن میں سے بہت سے لوگ مُصنّف (فقیہ) بنے، جو صحیفوں کی نقل تیاّر کرنے لگے۔ آہستہ آہستہ ان لوگوں نے صحیفوں کا مطالعہ کے لئے مدارس منظم کئے۔ لوگ سبّت (ہفتہ) کے دن مطالعہ کے لئے دُعا اور خدا کی عبادت کے لئے ایک جگہ ملنا شُروع کیا۔ اپنی دینی مجلس میں انہوں نے صحیفوں کا مُطالعہ کیا اور بہت سے لوگ مسیحا کی آمد کے منتظر رہے۔

مغرب میں سِکندر اعظم نے یُونان پر قبضہ کرلیا اور بہت جلد دُنیا پر فتح مند ہُوا۔ اُس نے دُنیاکے بہت سے حصُوں میں یُونانی زبان اور یُونانی تہذیب وتمدن کو پھیلانا شروع کردیا۔ جب وہ مرا، اُن کی سلطنت تقسیم ہوگئی، اور بہت جلد ایک نئی سلطنت ابھرنے لگی اور دُنیا کے جانے پہچانے بہت بڑے حصّہ پر قبضہ کرنے لگی جن میں فلسطین بھی شامل ہے۔ جہاں یہوداہ کے لوگ زندگی بسر کرتے تھے۔

نئے حکمران، رومی نہایت سخت اور ظالم تھے۔ اور یہودی مغرور اور فریبی، افراتفری کے اِن دِنوں میں بہت سے یہودی چاہتے تھے کہ اُن کی اپنی زندگی میں مسیحا کی آمد ہوجائے۔ یہوُدی چاہتے تھے کہ صرف خدا ہی اُن پر حکومت کرے اور مسیحا جسے خدا نے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ خدا کے اس منصوبہ کو نہیں سمجھ پائے کہ مسیحا کی مدد سے وہ دُنیا کو بچانا چاہتا ہے۔ اُن لوگوں کا خیال تھا کہ دُنیا سے یہودی لوگوں کو بچانے کا خدا کا منصوبہ ہے! کُچھ یہودی خدا کی جانب سے بھیجے جانے والے مسیح کے انتظار میں ہی خوش تھے، لیکن دوسروں نے نئی حکومت کی تعمیر میں خدا کی مدد پانے کا ارادہ کیا، یہ یہودی ہی جُلوت کہلائے۔ جُلوت نے رومیوں کے خِلاف جنگ کرنے کی کوشش کی اور اُن یہودیوں کو ہلاک بھی کیا جن کا رومیوں کے ساتھ ساز باز ہُوا کرتا تھا۔

یہودی مذہبی گروہ

قبل مسیح پہلی صدی تک یہودیوں کے لئے موُسیٰ کی شریعت بہت زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ لوگوں نے اِس شریعت کا مُطالعہ کیا اور اُس پر بحث ومباحثہ بھی کی۔ لوگوں نے مختلف طریقوں سے اِس شریعت کو سمجھا، لیکن بہت سے یہودی اُس شریعت پر مرنے کے لئے بھی تیاّر تھے۔ یہودیوں میں تین اہم مذہبی گروہ تھے، اور ہر گروہ میں منطق داں یا مُنشی تھے۔

صدوقی

اِن میں سے ایک گروہ کا نام صدوقی تھا- ہوسکتا ہے یہ نام صدوق سے آیا ہوگا- صدوق، شاہ داؤد کے وقت کا اعلیٰ کاہن ہُوا کرتا تھا، بہت سے کاہن اور اور ذمہ دار لوگ، صدوقی تھے- یہ لوگ صِرف شریعت کو (موسیٰ کی پانچ کتابوں) کو مذہبی معاملہ میں مقتدر مانا کرتے تھے- کاہنوں اور قُربانیوں کے بارے میں تو(مُوسیٰ کی شریعت) شریعت بہت سی باتیں سکھاتی تھی- لیکن موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں وہ کُچھ نہیں بتاتی تھی، اِس لئے صدوقی موت کے بعد، لوگوں کے دُوبارہ جی اُٹھنے پر یقین نہیں رکھتے تھے-

فریسی

یہودیوں کا دُوسرا مذہبی گروہ فریسی کہلاتا تھا- یہ نام عبرانی زبان کے ایک ایسے لفظ سے لیا گیا تھا جسکا مطلب ہے تشریح کرنا یا "الگ کرنا"- اِن لوگوں نے عام لوگوں کو موسیٰ کی شریعت سِکھانے یعنی اُس کی تشریح کرنے کی کوشش کرتے تھے- فریسیوں کا یقین تھا کہ ہر نسل کے لوگ اِس شریعت کی تشریح اِس طریقہ سے کرتے تھے کہ اُس نسل کو اپنی ضرورتیں پُورا کرنے کا موقع عطا ہوجاتا- اِس کے معنی ہیں فریسی نہ صرف مُوسیٰ کی شریعت کو مقتدر طور پر قبول کرتے ہیں، بلکہ نبیوں، مُقدّس صحیفوں، اور یہاں تک کہ اُن کی اپنی روایتوں کو بھی قبول کرتےہیں- اِن لوگوں نے اپنی روایتوں اور شریعت پر چلنے کے لئے سخت کوششیں کی ہیں- اِس طرح وہ جو کُچھ کھا رہے تھے اور جو کُچھ چُھوڑ رہے تھے اُس میں نہایت مُحتاط تھے- وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نہاتے ہوئے بھی نہایت مُحتاط تھے- اُن کا ایمان اِس پر بھی تھا کہ انسان مرنے کے بعد جی اُٹھتا ہے- کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اُنکے نبیوں نے یہ کہا ہے کہ ایسا ہوگا-

ایسین

تیسرا اہم گروہ ایسین تھا- یروشلم میں بہت سے کاہن اس شکل میں زندگی نہیں گذارا کرتے تھے جِس شکل میں خدا چاہتا تھا- اِس کے برخلاف آدمیوں نے بہت سے اعلیٰ کاہن مقرر کردیئے تھے- اور ان میں بہت سے موسیٰ کی شریعت کے تحت کاہن بننے کے قابل نہیں تھے- اِس لئے اِس گروہ کے لوگ یہ نہیں مانتے تھے کہ یروشلم میں عبادت اور قُربانیاں بہتر طریقے سے ہورہی ہیں- اِس سبب اِس گروہ کے لوگ یہوداہ کے بیابان میں رہنے کے لئے چلے گئے تھے- اُنھوں نے الگ سے اپنا ایک فرقہ بنا لیا تھا جہاں صِرف ایسین لوگ ہی آسکتے تھے، اور مقیم ہوسکتے تھے- یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے، عبادت کیا کرتے تھے اور اِس کے مُنتظر تھے کہ خدا مسیحا کو بھیجے گا اور مُقدّس اور کاہنت کو مُقدّس کردے گا- ایسین کے بارے میں بہت سے حکیموں کا یقین تھا کہ ان کا تعلق قمران فِرقہ سے ہے اور یہُوداہ کے صحرا کے علاقہ میں بعض جگہ بہت سے قدیم صحیفے قُمران میں پائی گئی ہیں-

انجیل شریف

خدا نے اپنے منصوبہ کا آغاز کردیا- اُس نے ایک خاص قوم کو چُنا- وہاں کے لوگوں کے ساتھ اُس نے ایک معاہدہ کیا جس سے وہ خدا کے عدالت اور اُس کی علامتوں کو سمجھنے کے لئے تیاّر ہوجائیں- ایک نئے اور بہتر معاہدہ پر مُشتمل ایک بہترین "رُوحانی سلطنت" کے قیام کے تحت دُنیا پر کرم فرمائی کرنے کے منصوبہ کو نبیوں اور شاعروں کے ذریعہ اس نے ظاہر کیا- یہ منصوبہ وعدہ کئے گئے مسیحا کے آنے ہی سے شروع ہوگا- نبیوں نے اُس کے آنے کے بارے میں نہایت تفصیل کے ساتھ بتایا ہے- اُنہوں نے بتایا کہ مسیحا کا جنم کہاں ہوگا، وہ کس طرح کا شخص ہوگا اور اُسے کِسطرح کے کام کرنے ہوں گے- اب وہ وقت آچکا تھا جب مسیح کو آنا تھا اور نئے معاہدہ کو شُروع کرنا تھا- انجیل شریف کے صحیفے بتاتے ہیں کہ خدا نیا معاہدہ کس طرح ظاہر ہُوا- اور عیسیٰ نے اُسے کسطرح اِس کو لاگو کیا، جو عیسیٰ تھا (یعنی اصطباغ دیا گیا مسیح)- یہ صحیفے بتاتے ہیں کہ یہ نیا معاہدہ، سبھی لوگوں کے لئے تھا- یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خدا کی اِس رحم دلانہ محبّت کو پہلی صدی کے لوگوں نے کس طرح قبول کیا- اور وہ کس طرح اِس نئے معاہدے کا حِصّہ بن گئے- یہ صحیفے خدا کے لوگوں کو مشورہ دیتا ہے کہ کس طرح اِس دُنیا میں بسر کیا جائے- یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ خدا نے اپنے لوگوں پر مہربان ہوکر اِس بات کا یقین دلایا کہ یہاں معنی خیز اور بھر پور زندگی کس طرح گذاریں اور مرنے کے بعد کس طرح زندگی گذاریں-

انجیل شریف کے صحیفوں میں تقریباً آٹھ مُختلف مُصنِّفوں کی ستائیِس (۲۷) "کتابیں" شامل ہیں- تمام کتابیں یونانی زبان میں ہیں، جو پہلی صدی کی دُنیا میں زیادہ بولی جاتی تھی- جُملہ صحیفوں کے نِصف سے زیادہ چار رسُولوں نے لکھا ہے ان رسُولوں کو عیسیٰ نے اپنے خاص نمائندوں یا خادموں کی طرح

منتخب کیا تھا۔ زمین پر مسیح کی زندگی کے دوران متّی، یحییٰ اور پطرس یہ تینوں دیگر بارہ میں سے نہایت قریبی پیروکار تھے۔ دوسرا مُصنّف پوُلس کو بحیثیت رسُول عیسیٰ نے معجزاتی طور پر آکر منتخب کیا تھا۔

پہلی چار کتابیں ''گاسپل'' یعنی ''انجیل'' کہلاتی ہیں۔ اِن میں عیسیٰ مسیح کی زندگی اور موت کے الگ الگ خیال کو سمجھایا گیا ہے۔ اس میں عیسیٰ کی موت کے بعد کے واقعات کی تاریخ ہے۔ عام طور پر یہ کتابیں عیسیٰ کی تعلیمات، زمین پر اُس کی آمد کا مُقصد اور اُس کی موت کے فیصلہ کُن مفہوم کے علاوہ اُس کی زندگی کے تاریخی واقعات پر زور دیا گیا ہے ۔ یوحنا کی انجیل اُن چاروں کتابوں میں ایک خاص سچّائی رکھتی ہے۔ پہلے کے تین انجیل مواد کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں۔ اصل میں ، ایک کتاب کا مواد دو دیگر کتابوں میں ایک ہی جیسا حاصل ہوتا ہے۔ ویسے ہر مُصنّف نے مُختلف عوام کے لئے لکھّا ہے۔ اور لگتا ہے کہ خیال میں ہلکا سا فرق مقصد میں ہے۔ ان چار کتابوں کے بعد جنہیں انجیل کہا جاتا ہے ، ''رسُولوں کے اعمال'' نامی کتاب آتی ہے۔ اس میں عیسیٰ کی موت کے بعد کے واقعات کی تاریخ ہے۔ اِس میں بتایا گیا ہے کہ عیسیٰ نے پیروکاروں کی معرفت خدا کی محبّت کا اِنعام جو سبھی لوگوں کے لئے تھا ساری دُنیا میں کس طرح اعلان کیا گیا۔ یہ بتاتی ہے کہ ''گاسپل'' یعنی ''خوشخبری'' کی تبلیغ سے شہر فلسطین اور رومی دُنیا میں عیسائی عقیدہ کو وسیع پیمانہ سے کیسے اپنا یا گیا۔ ''رسُولوں کے اعمال'' نامی کتاب لُوقا نے لکھّی ہے ، اُس نے جو کُچھ بھی لکھا ہے ، وہ آنکھوں دیکھا حال زیادہ تھا۔ لوقا تیسری انجیل کا مُصنِف بھی تھا۔ اِنکی دونوں کتابوں میں ایک منطقی ربط ہے۔ کیوں کہ ''رسُولوں کے اعمال'' اُس کے عیسیٰ کی زندگی کو فطری طور پر سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

''رسُولوں کے اعمال'' کے بعد خطوں کا ایک مجموعہ ہے جو الگ الگ لوگوں یعنی عیسائی گروہوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ یہ خط پوُلس یا پطرس جیسے عیسائی راہ پر چلنے والوں کی معرفت بھیجے گئے ہیں۔ اُس وقت کے لوگ جن مسائل کا سامنا کر رہے تھے۔ اُن سے نپٹنے میں لوگوں کی مدد کے لئے یہ خط لکھے گئے تھے۔ یہ خط نہ صرف اُن لوگوں کو معلومات بہم پہنچانے ، سُدھارنے، تعلیم دینے اور حوصلہ دینے کے لئے لکھّے گئے تھے، بلکہ یہ سبھی عیسائیوں کو اُن کے عقیدہ، اُن کی آپسی زندگی اور دُنیا میں اُن کی زندگی کے ربط میں اُنہیں مدد دینے کے لئے بھی لکھے گئے تھے۔

انجیل شریف کی آخری کتاب ''مکاشفہ'' تمام دیگر کتابوں سے مختلف ہے۔ اس میں اعلیٰ اور بلیغ زبان استعمال کی گئی ہے اور یوحنا رسُول جو اس کتاب کا مُصنّف ہے اُس کی رویا پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی بہت ساری تصویریں اور تصوّرات پرانا عہد نامہ سے لئے گئے ہیں اور ''پرانا عہد نامہ'' کی کتابوں کے ساتھ موازنہ کرنے کے بعد ہی اُنہیں اچھّی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ آخری کتاب عیسیٰ مسیح، اُن کے سربراہ اور خادموں اور خدا کی قدرت کے ذریعہ بڑی طاقتوں پر آخری فتح پانے کا عقیدت مندوں کو یقین دلاتی ہے۔

انجیل شریف کی کتابیں

ہر کتاب کے مطالعہ کی تیاری کے لئے درجِ ذیل انجیل شریف کی کتابوں کی تشریحات معاون ثابت ہونگیں۔

متّی: عیسیٰ کے بارہ قریبی پیروکاروں میں سے متّی ایک نام ہے۔ جب عیسیٰ متّی کو اپنا ایک رسُول منتخب کر رہا تھا اُس وقت وہ یہودی محصول وصول کرنے والا تھا۔ متّی کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودی پس منظر اور اُس میں دلچسپی کا اچھاخاصہ اثر ہے۔ اُس کی خاص دلچسپی، پرانا عہد نامہ کی پیشین گوئیوں کے، عیسیٰ کی زندگی میں ہی مکمل ہوجانے کی جانب تھی۔ اصل میں متّی کی کتاب عیسیٰ کے حکامات کے ارد گرد ہیں۔

مرقس: مرقس بعض رسولوں کا ایک نوجوان ساتھی تھا۔ مرقس کے لکھنے کا انداز نہایت مفصّل اور عمل سے بھرپُور تھا۔ متّی اور لُوقا کے برعکس اُس نے عیسیٰ کی تعلیمات پر بہت کم دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ مرقس کے لکھنے کا مقصد غیر یہودیوں رومی ذہنیت کو متاثر کرنا تھا۔ اِس لئے وہ عیسیٰ کے اُن کاموں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ ابن خدا ہے۔ مرقس صرف یہ چاہتا ہے کہ لوگ یہ بات جان جائیں کے عیسیٰ اِس زمین پر ہمیں گناہوں کے نتائج سے بچانے کے لئے آیا۔

لُوقا: یہ کِتاب رسول پولُس کے سفر کے دوران ساتھ رہ کر لکھی گئی دو کتابوں میں سے ایک ہے۔ لوقا ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ طبیب اور ماہر مُصنّف تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرقس کی انجیل سے اور متّی کی انجیل کے کثیر مواد سے کافی شغف رکھتا تھا۔ لیکن اُس نے اُن اہم حِصّوں کو شامل کرنے میں دلچسپی لی جو اس کے غیر یہودی عوام کے لئے دلچسپی کا باعث اور سمجھنے والی باتیں تھی۔ دیگر انجیل مُصنّفوں کے مقابلہ میں ، لوقا عیسیٰ کی زندگی کے خیال کو دانشمندی سے اور تاریخی حقائق کے ساتھ پیش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ایسا کرتے ہُوئے وہ عیسیٰ کی زندگی کے واقعات پر زور نہیں دیتا ہے۔ وہ عیسیٰ کو ایک ایسی شکل میں پیش کرتا ہے جو اپنے لوگوں کو زندگی کے اصل معنی دیتا ہے اور اُس کی پہنچ اُن سب کی ضرورتوں تک ہے۔ اور وہ کاملیت کے ساتھ اُن کی مدد اور اُنہیں بچانے کی قُدرت رکھتا ہے۔

یُوحنّا: یہ انجیل ، اوّلین تینوں انجیلوں سے نہایت مختلف ہے۔ اس بات کا یقین ہمیں اُس کے حُسن اور گہری پیش کش کے تحت ہوتا ہے۔ یوحنا نے اپنی ''انجیل'' میں وہ بات پیش کی ہے جو دیگر انجیلوں میں نظر نہیں آتی۔ اس کی سب سے اہم دلچسپی اِس بات میں ہے کہ وہ ثابت کرتا ہے کہ عیسیٰ ''مسیح'' ہے، خدا کا ''خدائی'' بیٹا اور دُنیا کا ''نجات دہندہ'' ہے۔

رسُولوں کے اعمال: یہ لُوقا کی تحریر کردہ کتاب ہے جسے اپنی پہلی کتاب کے اختتام سے آغاز کرتا ہے۔ شُروعات ، اپنے حوّاریوں کو عیسیٰ کی جانب سے دیئے گئے اس حُکم معلوم ہوتی ہے کہ وہ رُوئے زمین میں خدا کے ہمارے تئیں اٹوٹ محبّت کی ''خوشخبری'' کے پیغام کو پھیلائیں۔ عیسیٰ چاہتے تھے کہ زمین کے لوگوں کو اُن سے سرزد ہُوئے گناہوں کے نتائج سے اپنے خدا کی مشن سے ظاہر کر کے گناہوں سے واقف کرانا اور بچانا ہے۔ لُوقا، پطرس اور پُولس جیسے اہم لوگوں کی معرفت اس کام کو پُورا کئے جانے کی پر تجسّس واقعات کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ عیسائی مذہب یروشلم سے ایک چھوٹے آغاز سے ، یہوداہ اور سامریہ کی چاروں جانب کے علاقوں سے ہوتا ہُوا آخر میں سلطنت رومہ تک کِس قدر تیزی سے پھیل گیا۔

انجیل شریف کی تحریروں کا دُوسرا مجموعہ پولُس کے خطوط ہیں۔ رسول پُولس (جو ساؤل کے نام سے جانا جاتا تھا) ایک تعلیم یافتہ یہودی تھا جس کا تعلق سِیلی کے ترسُس مقام سے تھا۔ پُولس نے یروشلم میں تعلیم حاصِل کی۔ وہ فریسیوں کا سربراہ تھا۔ اور شروع میں عیسائی تحریک کا شدید مخالف تھا۔ عیسیٰ ، رویا میں اُس کے آگے ظاہر ہُوئے۔ اور اُس کی زندگی کے رُخ کو ہی بدل دیا۔ دس سال کے بعد کئی سفر کئے اور مسیح کے پیغام کو پھیلانا شروع کیا۔ اِس دوران اُس نے جماعتوں اور لوگوں کو (عیسائی گروہ کو) کئی خطوط لکھے۔ اِن خطوں میں سے ۱۳ انجیل شریف میں شامل ہیں۔

پُولس کے تمام خطوں میں **رومیوں** کو لکھا ہوا خط طویل اور بھر پُور ہے۔ زیادہ تر اُس کے خطوط اُن شہروں کے عیسائی گروہ کے نام ہیں جہاں اُس نے عیسیٰ کا پیغام اور جماعتوں کو قائم کرنے کے کام کو شُروع کیا۔ رومیوں کے نام جب اُس نے خط لکھا، تو اُس وقت تک وہ رومہ نہیں گیا تھا۔ ۵۷ عیسوی کے بعد وہ یُونان میں تھا۔ چُونکہ وہ رومہ جانے میں کامیاب نہیں ہوُا تھا۔ اِس لئے اُس نے اپنے پیغام کو خط کی شکل میں پیش کردیا۔ یہ خط نہایت احتیاط سے عُمدہ پیش کش کے ساتھ عیسائی عقیدے کو بُنیادی حقائق کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

کُرنتھیوں کا پہلا خط اور کُرنتھیوں کا دُوسرا خط جنوبی یونان کے ایک شہر کُرنتھ کے عیسائیوں کے نام ، پولُس کی جانب سے لکھے گئے کئی خطوں میں سے ہیں۔ اِن دونوں خطوں میں پہلے پُولس وہاں کے عیسائیوں کے درمیان پیدا ہوئے مسائل اور اُن کی جانب سے کئے گئے سوالوں کے کُچھ جواب پیش کرتا ہے۔ اِن میں عیسائی اِتحاد، بیاہ، زناکاری کا گناہ، طلاق، یہودی رسُوم وغیرہ مسائل شامل ہیں۔ اس میں سے خاص کر تیرھواں باب دلچسپی رکھتا ہے، جس میں پُولس کی مشہور تحریر محبّت کے بارے میں ہے، وہ تمام مسائل کا حل اُس میں دیکھتا ہے۔ دُوسرا خط، پہلے خط کے جواب میں کُرنتھیوں کے ردِّ عمل کا نتیجہ ہے۔

پُولس کا گلتیوں کے نام خط دراصل گلتیہ میں عیسائیوں کے درمیان مختلف قِسم کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ پُولس نے وہاں عیسائی پیغام کی تبلیغ کی اور کچھ جماعتوں کو قائم بھی کیا، پھر وہاں جا کر یہودی قائدین کے ایک گروہ نے کُچھ ایسے خیالات کو پھیلائے جو عیسیٰ کی تعلیمات سے بالکل مختلف تھے۔ اِس طرح ایک سنجیدہ مسئلہ کھڑا ہو گیا، کیوں کہ ایک شخص کے خدا کے ساتھ بہترین تعلقات میں مداخلت تھی۔ گلتیہ تک سفر نہ کرپانے کے سبب

پوُلس نے اِس خط کے ذریعہ اپنے خیالات کو ٹھوس طریقہ سے ظاہر کیا- جِس طرح رومیوں کے لئے اُس کا خط تھا اسی طرح یہاں بھی اہم مسئلہ عیسائی عقیدہ کا تھا، لیکن سبب دُوسرا ہے-

جِس وقت پوُلس قید خانہ میں تھا اُس وقت اُس نے **اِفسیوں** کو خط لکھا، لیکن یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ کہاں اور کب لِکھّا- خط کا موضوع یہ ہے کہ روئے زمین کے تمام لوگوں کو مسیح کے اقتدار میں لانے کا خدا کا منصوبہ تھا- پُولس نے عیسائیوں کو بھائی چارہ سے رہنے اور اُن کے لئے خدا کے مقصد کے تئیں کامِل طریقہ سے خُود کو اُس کے حوالے کرنے کی تعلیم دی-

فلپیوں کو بھی پوُلس نے قید خانہ سے ہی خط لکھّا- شاید رومہ سے اُس وقت پوُلس بہت سی مصیبتوں کا سامنا کررہا تھا، لیکن اُسے خدا پر ایمان تھا- اور یہ خط خوشی اور نہایت ہی اعتماد کے ساتھ لکھا تھا پُولس نے فلپی میں عیسائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے لِکھّا تھا، اور اُس نے اِس بات کا شکریہ ادا کیا کہ اُنہوں نے اُس کے لئے مالی امداد کی تھی-

جماعتوں کے نام لکھّے پوُلس کے خط آسیہ مینار (تُرکی) کے ایک شہر کُلسّے کی اُس جماعت کے لئے تھی جو بعض جھوٹی تعلیمات کے سبب پریشان تھی- اِس خط کے کُچھ حِصّے اِفسیوں کے نام لکھّے خط سے ملتے جُلتے ہیں- کسی عیسائی شخص کو کس طرح اپنی زندگی کی راہ اِختیار کرنی ہے، اِس بارے میں پوُلس نے اِس میں عملی مشورے دیئے ہیں-

تھِسلُنیکیوں کا پہلا اور تھِسلُنیکیوں کا دوسرا خط، ایسا لگتا ہے کہ پوُلس کے پہلے خطوط میں سے ہیں- مکدُنیہ (شُمالی یونان) میں پوُلس کے پہلے سفر کے دوران اُس نے تھِسلنیکا کے لوگوں کو عیسائیت کا پیغام دیا- کئی لوگوں نے یقین کیا- مگر پوُلس کو وہ مقام جلد ہی چھوڑنا پڑا- اُن کے نئے عقیدے میں لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لئے پوُلس نے لکھا تھا- اُس نے اُن معاملات پر بھی تبادلہ خیال کیا جسے لوگ سمجھنے سے قاصِر تھے- خاص کر مسیح کی واپسی کے بارے میں- دُوسرا خط اِسی خیال کو آگے لے کر بڑھتا ہے-

پوُلس نے تیمُتھیس کے پہلے، تیمُتھیس کے دُوسرے اور طِطُس کے خطوط اپنے دو قریبی معاونین کے لئے زندگی کے آخری حصّہ میں لکھا- پوُلس، تیمُتھیس کو افسس اور طِطُس کو کریتے میں جماعت کے کام اور تنظیم سے تعلق رکھنے والے بعض مسائل میں مدد دینے کے لئے چھوڑ آیا تھا- ظاہر ہے کہ تیمُتھیس اور طِطُس کا کام تھا کہ وہ جماعت کو خود مُختار لیڈر شِپ اور عمل کے لئے تیاّر کریں- تیمُتھیس کے پہلے اور طِطُس کے لکھے خطوں میں پوُلس نے سربراہ کے انتخاب اور مسائل کو سمجھانے کے مشورے ہیں- تیمُتھیس کا دُوسرا خط اُس وقت لکھا گیا جب پوُلس قید خانہ میں تھا اور اُسے اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں کا احساس ہوگیا تھا- یہ خط نہایت نجی ہیں- یہ خط صلاح اور حوصلہ مندی سے بھرپُور ہیں- پوُلس، تیمُتھیس کو یقین، حوصلہ اور ہمّت کی تعلیم دیتے ہُوئے خود اپنی مثال دیتا ہے-

فلیمون پوُلس کی جانب سے لکھا گیا ایک مختصر خط ہے اور یہ بھی اُسی وقت لکھا گیا جب کُلسّیوں کو اُس نے خط لکھا- فلیمون کُلسّے شہر کا ایک عیسائی اور ایک بھاگے ہُوئے غُلام اُنیمُس کا مالک تھا- اِس نے پوُلس کے اثر سے عیسائی مذہب کو اپنایا- اِس خط میں پوُلس اُنیمُس کو معاف کرنے اور اُس کا دوبارہ خیر مقدم کرنے کی درخواست کرتا ہے-

پوُلس کے خطوط کے علاوہ عیسیٰ کے دیگر رسولوں نے مزید آٹھ خطوط لکھے- **عِبرانیوں** کا مُصنّف نا معلوم ہے- لیکن یہ بات واضح ہے کہ مسیح میں یہودی عقیدت مندوں کو لکھے گئے تھے- عیسیٰ میں جن کے عقائد کو متزلزل کیا جارہا تھا، اُن کے عقائد کو مضبوط کرنے اور حوصلہ دینے کے لئے یہ خط لکھے گئے- مُصنّف نے ساری دُنیا میں عیسیٰ مسیح کی اہمیت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے- اُس کا کہنا ہے کہ عیسیٰ مسیح کی تا ابد کاہنت "پرانا عہد نامہ" کی کاہنت اور پہلے معاہدہ سے کہیں زیادہ بہتر ہے- آخر میں مُصنّف لوگوں کو خدا میں یقین کرنے اور اُس ہی کے نام سے زندہ رہنے کے لئے حوصلہ دیتا ہے-

یعقوب کے خط میں ہمیشہ عمل لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے- کُچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مُصنّف عیسیٰ کے بھائیوں میں سے ایک ہے- جب وہ انصاف اور بہتری، غریبوں کی مدد، دُنیا سے دوستی، حکمت، خُود پر قابو، آزمائش اور تحریص کرنا اور سننا، اور تا ابد اور عمل پر تعلیم دیتا ہے تو یعقوب کا یہودی پس منظر واضح ہوتا ہے- اُس نے لوگوں کو صبر اور عبادت کے لئے بھی حوصلہ بخشا-

پطرس کا پہلا اور پطرس کا دُوسرا خط رسول پطرس نے عیسائیوں کے لئے لکھا، جو مختلف مقاموں میں رہ رہے تھے۔ اُس نے لوگوں کو زندہ اُمید اور فردوس میں اُن کے اصلی گھر کے بارے میں تعلیم دی۔ وہ جن مُشکلات میں سے گذر رہے تھے۔ اُس کے مدِّ نظر پطرس نے اُنہیں یہ حوصلہ دیا کہ خدا اُنہیں بُھلا نہیں سکتا اور یہ مُصیبت اُن کو بہتری کی جانب لے جائے گی۔ وہ اُنہیں یہ یاد دلاتا ہے کہ خدا نے اُنہیں سلامتی دی ہے اور اُن کے گناہوں کو عیسیٰ مسیح کی معرفت معاف کردیا ہے۔ اِس کے بدلے میں اُنہیں صحیح زندگی بسر کرنی چاہئے۔ پطرس دُوّم میں مُصنِّف نے بناوٹی نبیوں کا سامنا کیا اور سچّے علم اور مسیح کی واپسی کی تعلیم دی۔

یوحنا اوّل، دوّم اور سوّم یہ خطوط حوّاری یوحنا نے لکھّے ہیں۔ یوحنا کے یہ محبّت سے معمور خط عقید تمندوں کو یہ حوصلہ دیتے ہیں کہ خدا اُنہیں ہمیشہ ہی قبول کرے گا۔ وہ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ محبّت اور بھائی چارہ رکّھیں اور اُن کاموں کو کرنے سے جو خدا چاہتا ہے، ہم اُس کے تئیں خُود کو وقف کرسکتے ہیں۔ دُوسرا اور تیسرا خط میں عیسائیوں کو ایک دُوسرے سے محبّت رکھنے کی التجا اور بناوٹی مبلغوں اور ناپاک روّیہ رکھنے والوں کے خلاف اِنتباہ کیا گیا ہے۔

یہُوداہ کے خط کا مُصنّف یعقوب کا بھائی اور شاید عیسیٰ کے بھائیوں میں سے ایک ہے۔ یہ خط وفاداری کا حوصلہ دیتا ہے اور فسادیوں اور بناوٹی مُبلغوں کے بارے میں ہوشیار کراتا ہے۔

رسول یوحنا کا "**مکاشفہ**" انجیل شریف کی سب کتابوں میں سے الگ طرح کی ہے۔ اِس کتاب میں نہایت ہی فصیح و بلیغ زبان کا استعمال کیا گیا ہے اور یوحنا کی دیکھی ہُوئی رویا کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کئی تصویریں اور عکس پرانا عہد نامہ سے ہیں اور پرانا عہد نامہ سے ان کا موازنہ کرکے بہترین طریقہ سے سمجھا جاسکتا ہے۔ اِس کتاب کے تحت عیسائیوں کو اِس بات کا یقین دلایا جاتا ہے کہ گناہ کی قوّتوں پر آخر میں خدا اور عیسیٰ مسیح ہی کی جیت ہوگی جو اُن کا سردار اور مددگار ہے۔

بائبل اور دورِ جدید کا قاری (ریڈر)

آج کے بائبل کے قاری کو اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ کتابیں ہزاروں سال قبل اُن لوگوں کے لئے لکھی گئی تھی جو ہماری آج کی تہذیب سے بالکل مختلف تہذیب میں رہا کرتے تھے۔ عام طور سے ان کتابوں میں اُن اُصولوں کو پیش کیا گیا ہے جو عالمی طور پر صحیح ہیں۔ اور بہت سے پیش کئے گئے تاریخی واقعات، مثالیں اور حوالہ جس دور کے وہ لوگ تھے اسی دور کی تہذیب اور اُس وقت کے عُلوم کے تحت ہی سمجھے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر عیسیٰ ایک شخص کی کہانی سُناتا ہے جو ایک ایسے کھیت میں اناج بو رہا ہے جس کی مِٹّی الگ الگ طرح کے حالات پر منحصر ہے۔ مِٹّی کے وہ حالات کیا تھی۔ آج کے اِنسان کے لئے اجنبی ہوسکتی ہیں۔ لیکن اِس مثال سے عیسیٰ جو تعلیم پیش کرتا ہے، وہ ہر ایک قوم اور وقت کے انسان پر صادق آتی ہے۔

ہوسکتا ہے آج کے قاری کو بائبل کی دُنیا شاید عجیب لگے۔ اُس وقت کے رواج، طریقہ کار، لوگوں کی بات چیت کے ڈھنگ میں اجنبیت محسوس ہو۔ اُس دور کے معیار کے مُطابق ہی اِن چیزوں کو پیش کیا جانا ضروری ہے۔ آج کے معیار کے مطابق نہیں۔ یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ بائبل کو صرف سائنسی کتاب کی طرح نہیں لکھا گیا ہے۔ اِسے خاص کر تاریخی واقعات کو پیش کرنے کے لئے اور اُن واقعات کی اہمیت کو تمام لوگوں کے سامنے لانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ اِس کی تعلیمات عالمی سچّائی پر مُنحصر ہیں جو سائنس کی حدوں سے باہر ہے۔ آج کے دور میں بھی اِس کی اہمیت قائم ہے، کیوں کہ یہ لوگوں کی روحانی ضرورتوں کو پوری کرتی ہے، جو کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔

بائبل کے کسی بھی قاری کو اِس کے مطالعہ سے کئی فائدے مل سکتے ہیں۔ وہ قدیم دُنیا کی تہذیب اور تاریخ کے بارے میں علم حاصل کرسکتے ہیں۔ وہ عیسیٰ مسیح کی زندگی اور تعلیمات کے بارے میں جان سکتے ہیں، یعنی اس کے عقیدت مند کُچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اعلیٰ اور خُوشی سے بھرپور زندگی کے لئے وہ بُنیادی رُوحانی بصیرت عملی سبق حاصل کرسکتے ہیں۔ وہ زندگی کے اہم اور مشکل پسند سوالات حل کر پائیں گے۔ اِس لئے کہا جاسکتا ہے کہ اِس کتاب کو پڑھنے کے بہت سے بہتر اسباب ہیں اور جو شخص اِس کتاب کو کشادہ دل و دماغ کے ساتھ پڑھے گا تو وہ اِس راز کو جان جائے گا کہ خدا نے یہ زندگی اُسے کیوں دی ہے۔